عرب دنیا میں ترکِ قادیانیت کی تازہ لہر

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

قادیانیت ہندوستان میں انگریز استعمار کا پیدا کردہ فتنہ تھا۔ جس نے امت مسلمہ کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر حملہ زن ہو کر مسلمانوں کے ایمان کو لُوٹنے کی پوری کوشش کی۔ بیرونی قوتوں نے اپنے مفادات کے حصول کے لیے قادیانیت کو پروان چڑھا کر مسلمانوں کی اجتماعیت و مرکزیت پر کاری ضرب لگائی۔ 1928 میں حیفہ (اسرائیل) کے مقام پر قادیانی مشن قائم کیا گیا۔ اسرائیل جہاں مسلمانوں کو جان و ایمان کی آزمائشوں کا سامنا ہے۔ یہ قادیانی مشن وہاں آج بھی پوری آزادی سے کام کر رہا ہے اور عرب دنیا میں اسرائیل کو قادیانیوں کے ہیڈ آفس کا درجہ حاصل ہے۔ دیگر ممالک بالخصوص اسرائیل سے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا جو مذموم دھندہ شروع ہوا تھا۔ اُس کے نتیجے میں عرب ملکوں میں اس فتنے کی خوفناکیوں سے بے خبر مسلمان قادیانیت کو اِسلام سمجھ کر اِرتداد کا شکار ہوتے رہے۔ یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قادیانیوں کے حمایتی لبرل اور سیکولر حضرات آخر اِس حقیقت کا ادراک کیوں نہیں کرتے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پورے عالم اسلام پر قادیانیت کے کفر و اِرتداد کو واضح کر دیا۔ ورنہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مستقلاً لاکھوں مسلمانوں کی گمراہی کا باعث بن جاتے۔ قادیانی اگر اپنے مذہب کو اِسلام نہ کہیں تو اُن کی اصلیت آشکارا ہو جاتی ہے۔ دجل اور تلبیس ہی قادیانیوں کے وہ ہتھیار ہیں، جن کی بدولت وہ اپنی گمراہی اور ارتداد کو اِسلام کا نام دے کر دُنیا کو دھوکہ دیتے ہیں۔

اُردن کے ایک جدید تعلیم یافتہ فرد جناب امجد سقلاوی جو پہلے مسلمان تھے، مگر قادیانیت سے ناواقفیت کی بناء پر قادیانیت کے فریب میں آ کر اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر ہدایت سے نوازا، اور وہ چند برس پہلے قادیانیت کو ترک کر کے اسلام کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو گئے۔ امجد سقلاوی مسلمان ہونے کے بعد فارغ نہ بیٹھے، بلکہ انہوں نے قادیانیوں پر اِسلام کی حقانیت واضح کرنے کے لیے مسلسل محنت جاری رکھی ہے اور فیس بک پر روزانہ کی بنیاد پر اسلام کی دعوت کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ قادیانیوں سے مستقلاً بحث و مباحثہ میں مشغول رہتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں قادیانیت کو چھوڑنے والوں میں امجد سقلاوی کا نام سرفہرست ہے۔ تمام سابق قادیانی نومسلم اُن کے رابطے میں ہیں۔

اب حال ہی میں اسلام کی روشنی سے منور ہونے والوں میں دیگر خوش قسمت افراد کے علاوہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے معروف قادیانی جناب ہانی طاہر انٹرنیٹ کے ذریعے سامنے آئے ہیں۔ جنہوں نے 31/اگست کو اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ قادیانیت کے لیے بہت بڑا دھچکہ ہے۔ ان کے قبول اسلام سے عرب میں قادیانیت کی دیواریں اپنی بنیاد سے ہل گئی

ہیں، کیونکہ 47 سالہ سابق قادیانی مبلّغ ہانی طاہر کا شمار پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فلسطین اور مصر نیز دیگر عرب ممالک میں عرصہ دراز سے قادیانیت کا پرچار کرنے والے اہم افراد میں ہوتا تھا۔ یاد رہے کہ استاد ہانی طاہر کے فلسطین میں قادیانی جماعت کے سربراہ شریف عودہ سے کچھ عرصہ سے قادیانی عقائد پر اختلافات بھی چلے آ رہے تھے۔ جن کی وجہ سے فلسطین اور مصر میں قادیانی سرگرمیاں محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔ ہانی طاہر کا قادیانیت ترک کرنا عرب ممالک میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کارکنوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری اور اہل ایمان کے لیے ایک بہت بڑی فتح ہے۔ ہانی طاہر الیکٹریکل انجنیئر نگ میں ماسٹر اور الشریعہ میں بیچلر کی ڈگری رکھتے ہیں۔ وہ قادیانیوں کے عرب ٹی وی چینل 3 کے پروگراموں الحوار المباشر، سبیل الہدیٰ، قرائۃ فی الصحف اور الخزائن الروحانیۃ کے میزبان کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔

ہانی طاہر نے اپنے ایک ویڈیو بیان میں بتایا کہ ''جب تک مرزا قادیانی کی تحریروں کا عربی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ اُس وقت تک ہمیں قادیانی جماعت کی طرف سے قادیانیت کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا تھا۔ ہم اُسے ہی سچ سمجھتے تھے، لیکن جب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ شروع ہوا، اور خاص طور پر مرزا قادیانی کے جاری کردہ اشتہارات کا عربی ترجمہ ہوا، تو میری آنکھیں کھلیں اور مجھے پتہ چلا کہ مرزا قادیانی کی تو سبھی پیش گوئیاں جھوٹی نکلی تھیں اور الحمدللہ! میں اس فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچا کہ درحقیقت مرزا قادیانی نہ تو مہدی ہے اور نہ وہ مسیح موعود ہے۔''

ہانی طاہر کے مطابق مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اُس کے جانشینوں نے بھی بہت سے ایسے عقائد ایجاد کر لئے تھے جو خود مرزا قادیانی کی تحریروں کے برعکس ہیں، لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں دجل وفریب کی اس دلدل میں مزید نہیں رہ سکتا۔ ہانی طاہر نے قادیانیوں کو نصیحت کی وہ بے شک اُن کے کہنے پر قادیانی جماعت نہ چھوڑیں، لیکن وہ صرف ایک بار خود مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کریں اور حقیقت تک پہنچیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر وہ مرزا قادیانی کا لکھا ہوا سارا لٹریچر براہ راست پڑھ لیں تو اُن کے لیے قادیانیت میں ایک دن رہنا بھی ممکن نہ رہے گا۔

ہانی طاہر نے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ جانے کی بجائے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور قادیانیت کے دجل وفریب سے پردہ اٹھانا شروع کر دیا ہے اور وہ تقریباً ہر روز ایک نیا ویڈیو بیان ''یوٹیوب'' پر اَپ لوڈ کرتے ہیں۔ جس میں مرزا قادیانی کی ناکام پیش گوئیوں سے لے کر، اُس کے پیش کردہ قرآن وحدیث کے جھوٹے حوالوں اور قادیانی جماعت کی مبالغہ آمیز بتائی جانے والی تعداد کے بارے میں حقائق سے پردہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہانی طاہر کے چشم کشا بیانات کے اثرات رنگ لا رہے ہیں اور اُن کی بدولت مزید عرب حضرات جو قادیانیت کی دلدل میں پھنس چکے تھے، وہ واپس اسلام کی طرف لوٹنا شروع ہو گئے ہیں جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔

قادیانی اس صورت حال سے بہت پریشان نظر آتے ہیں۔ عرب قادیانی چینل ایم ٹی اے کی ٹیم نے شریف عودہ قادیانی کی سربراہی میں ہانی طاہر کی پیش کردہ ویڈیوز کے جوابات وڈیوز کے ذریعے دینے کی ناکام کوشش کی ہے، مگر اُن میں ہانی

طاہر کی ذات کے خلاف طعن و تشنیع کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور وہ ابھی تک ہانی طاہر کے پیش کردہ دلائل اور حوالہ جات کو غلط ثابت نہیں کر سکے، قادیانی ہانی طاہر کو مخاطب کرتے ہوئے کبھی یہ کہتے ہیں کہ کیا تم پہلے جاہل اور اندھے تھے جو تم مرزا قادیانی کو مہدی، مسیح اور نبی سمجھتے تھے؟ کبھی کہتے ہیں کہ تم خود مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیلیں دیا کرتے تھے، مگر اَب تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ وغیرہ، وغیرہ۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق شریف عودہ قادیانی نے اپنی ایک ویڈیو میں اپنا غصہ یہ کہہ کر نکالا ہے کہ ''ہانی طاہر کے قادیانی جماعت چھوڑنے سے پہلے ہی ہماری بہت سے قادیانیوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ہانی طاہر مرتد ہو جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔'' واضح رہے کہ ہانی طاہر کوئی عام قادیانی نہیں تھا، بلکہ اُس نے قادیانیت پر کیے گئے مسلمانوں کے اعتراضات کے جواب میں ساڑھے تین سو صفحات کے قریب ایک کتاب ''شبہات و ردود'' کے نام سے عربی میں لکھی تھی۔

اب قادیانیت کے مکروفریب سے بڑی تیزی کے ساتھ پردہ ہٹتا چلا جا رہا ہے، کیونکہ بہروپ کی زندگی بہت مختصر ہوا کرتی ہے۔ مجلس احرار اسلام کے بزرگ قادیانیت کو مذہب نہیں، بلکہ سیاسی مرتد گروہ سمجھتے تھے۔ جس نے مذہب کی چادر اَوڑھ کر برطانوی استعمار کے مقاصد کی تکمیل کو حرزِ جاں بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر برطانیہ میں ہے اور اُن کا سربراہ مرزا مسرور بھی برطانیہ کو اَپنا مسکن بنائے ہوئے ہے۔ ہانی طاہر بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوا ہے۔ اب عرب دنیا کے قادیانی اسلام کی حقانیت کو پا رہے ہیں۔ حال ہی میں شام اور مصر اور سے تعلق رکھنے والی تین عرب قادیانی خواتین نے اسلام قبول کیا ہے۔ ان میں سے ایک خاتون کا تعلق شریف عودہ قادیانی کے علاقہ فلسطین سے بتایا جاتا ہے۔ یہ خاتون پیشے کے لحاظ سے صحافی ہیں۔ اسی طرح ایک اور قابل ذکر قادیانی احمد محمود عبدالجواد نے بھی حال ہی میں قادیانیت کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ جبکہ ستمبر کے اوائل میں مصر سے تعلق رکھنے والے استاد فاروق اسماعیل اور ان کے دوستوں کا ایک پورا گروپ اپنی فیملیوں سمیت قادیانیت سے توبہ تائب ہو کر اسلام قبول کر چکا ہے۔

ان بدلتے ہوئے حالات کا تقاضا ہے کہ عرب ممالک میں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے مسلمان اپنی حکمت عملی میں تبدیلی لائیں اور بکھرتے ہوئے قادیانی نیٹ ورک کو سنبھالیں اور متذبذب قادیانیوں کو اسلام کے دامن میں لانے کے لیے دن رات ایک کر دیں۔ تاکہ عالم اسلام میں قادیانیت کے ناپاک وجود سے پاک ہو جائے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے کارکنان اپنے آپ کو اِس محاذ پر روایتی طریقۂ کار کی بجائے دلائل اور براہین کے جدید ہتھیاروں سے مسلّح کریں۔ جدید اسلوبِ گفتگو اور مکالمہ کی زبان استعمال میں لائیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے میدان میں اپنا کردار اَدا کریں اور قادیانیوں کی عالم اسلام کے خلاف منصوبہ بندی کو بے نقاب کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ قادیانی دنیا میں بھونچال پیدا نہ ہو اور عرب ملکوں میں ترکِ قادیانیت کی یہ تازہ لہر اسلام کی سربلندی اور نشاۃِ ثانیہ کی باعث بن جائے۔